https://www.afkareislami.com

(۸۱) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ هِيَ مِنَ الْخُطَبِ الْعَجِيْبَةِ وَ تُسَمّٰى «الْغَرَّآءَ»:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَا بِحَوْلِهٖ، وَ دَنَا بِطَوْلِهٖ، مَانِحِ كُلِّ غَنِيْمَةٍ وَّ فَضْلٍ، وَ كَاشِفِ كُلِّ عَظِيْمَةٍ وَ اَزْلٍ. اَحْمَدُهٗ عَلٰى عَوَاطِفِ كَرَمِهٖ، وَ سَوَابِغِ نِعَمِهٖ، وَ اُوْمِنُ بِهٖ اَوَّلًا بَادِيًا، وَ اَسْتَهْدِيْهِ قَرِيْبًا هَادِيًا، وَ اَسْتَعِيْنُهٗ قَادِرًا قَاهِرًا، وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ كَافِيًا نَاصِرًا. وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ لِاِنْفَاذِ اَمْرِهٖ، وَ اِنْهَآءِ عُذْرِهٖ وَ تَقْدِيْمِ نُذُرِهٖ.

اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ ضَرَبَ لَكُمُ الْاَمْثَالَ، وَ وَقَّتَ لَكُمُ الْاٰجَالَ، وَ اَلْبَسَكُمُ الرِّيَاشَ، وَ اَرْفَغَ لَكُمُ الْمَعَاشَ، وَ اَحَاطَ بِكُمُ الْاِحْصَآءَ، وَ اَرْصَدَ لَكُمُ الْجَزَآءَ، وَ اٰثَرَكُمْ بِالنِّعَمِ السَّوَابِغِ، وَ الرِّفَدِ الرَّوَافِغِ، وَ اَنْذَرَكُمْ بِالْحُجَجِ الْبَوَالِغِ، فَاَحْصَاكُمْ عَدَدًا، وَ وَظَّفَ لَكُمْ مُدَدًا، فِيْ قَرَارِ خِبْرَةٍ، وَ دَارِ عِبْرَةٍ، اَنْتُمْ مُّخْتَبَرُوْنَ فِيْهَا، وَ مُحَاسَبُوْنَ عَلَيْهَا.

فَاِنَّ الدُّنْيَا رَنِقٌ مَّشْرَبُهَا، رَدِغٌ

خطبہ (۸۱)

اس خطبہ کا نام ”غراء“ ہے جو امیر المومنین علیہ السلام کے عجیب وغریب خطبوں میں شمار ہوتا ہے۔

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جو اپنی طاقت کے اعتبار سے بلند، اپنی بخشش کے لحاظ سے قریب ہے۔ ہر نفع وزیادتی کا عطا کرنے والا اور ہر مصیبت وابتلاء کا دور کرنے والا ہے۔ میں اس کے کرم کی نوازشوں اور نعمتوں کی فراوانیوں کی بنا پر اس کی حمد وثنا کرتا ہوں۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، چونکہ وہ اوّل وظاہر ہے اور اس سے ہدایت چاہتا ہوں، چونکہ وہ قریب تر اور ہادی ہے اور اس سے مدد چاہتا ہوں، چونکہ وہ قادر وتوانا ہے اور اس پر بھروسا کرتا ہوں، چونکہ وہ ہر طرح کی کفایت واعانت کرنے والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد ورسول ہیں، جنہیں احکام کے نفاذ اور حجت کے اِتمام اور عبرتناک واقعات پیش کر کے پہلے سے متنبہ کر دینے کیلئے بھیجا۔

خدا کے بندو! میں تمہیں اس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہارے (سمجھانے کے) لئے مثالیں پیش کیں اور تمہاری زندگی کے اوقات مقرر کئے، تمہیں (مختلف) لباسوں[1] سے ڈھانپا اور تمہارے رزق کا سامان فراواں کیا۔ اس نے تمہارا پورا جائزہ لے رکھا ہے اور تمہارے لئے جزا مقرر کی ہے اور تمہیں اپنی وسیع نعمتوں اور فراخ عطیوں سے نوازا اور مؤثر دلیلوں سے تمہیں متنبہ کر دیا ہے۔ وہ ایک ایک کر کے تمہیں گن چکا ہے اور اس مقامِ آزمائش ومحلِ عبرت میں اس نے تمہاری عمریں مقرر کر دی ہیں۔ اس میں تمہاری آزمائش ہے اور اس کی درآمد وبرآمد پر تمہارا حساب ہوگا۔

اس دنیا کا گھاٹ گندلا اور سیراب ہونے کی جگہ کیچڑ سے بھری

https://www.afkareislami.com

مَّشْرَعُهَا، يُوْنِقُ مَنْظَرُهَا، وَ يُوْبِقُ مَخْبَرُهَا، غُرُوْرٌ حَآئِلٌ، وَ ضَوْءٌ اٰفِلٌ، وَ ظِلٌّ زَآئِلٌ، وَ سِنَادٌ مَّآئِلٌ، حَتّٰى اِذَا اَنِسَ نَافِرُهَا، وَ اطْمَاَنَّ نَاكِرُهَا، قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا، وَ قَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا، وَ اَقْصَدَتْ بِاَسْهُمِهَا، وَ اَعْلَقَتِ الْمَرْءَ اَوْهَاقَ الْمَنِيَّةِ قَآئِدَةً لَّآ اِلٰى ضَنْكِ الْمَضْجَعِ، وَ وَحْشَةِ الْمَرْجِعِ، وَ مُعَايَنَةِ الْمَحَلِّ، وَ ثَوَابِ الْعَمَلِ، وَ كَذٰلِكَ الْخَلَفُ يَعْقُبُ السَّلَفَ، لَا تُقْلِعُ الْمَنِيَّةُ اخْتِرَامًا، وَ لَا يَرْعَوِى الْبَاقُوْنَ اجْتِرَامًا، يَحْتَذُوْنَ مِثَالًا، وَ يَمْضُوْنَ اَرْسَالًا، اِلٰى غَايَةِ الْاِنْتِهَآءِ، وَ صَيُّوْرِ الْفَنَآءِ.

حَتّٰى اِذَا تَصَرَّمَتِ الْاُمُوْرُ، وَ تَقَضَّتِ الدُّهُوْرُ، وَ اَزِفَ النُّشُوْرُ، اَخْرَجَهُمْ مِنْ ضَرَآئِحِ الْقُبُوْرِ، وَ اَوْكَارِ الطُّيُوْرِ، وَ اَوْجِرَةِ السِّبَاعِ، وَ مَطَارِحِ الْمَهَالِكِ، سِرَاعًا اِلٰٓى اَمْرِهٖ، مُهْطِعِيْنَ اِلٰى مَعَادِهٖ، رَعِيْلًا صُمُوْتًا، قِيَامًا صُفُوْفًا، يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ، عَلَيْهِمْ لَبُوْسُ الْاِسْتِكَانَةِ، وَ ضَرَعُ الْاِسْتِسْلَامِ وَ الذِّلَّةِ، قَدْ ضَلَّتِ الْحِيَلُ، وَ انْقَطَعَ الْاَمَلُ، وَ هَوَتِ الْاَفْئِدَةُ كَاظِمَةً، وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ مُهَيْنِمَةً، وَ اَلْجَمَ الْعَرَقُ، وَ عَظُمَ الشَّفَقُ،

ہوئی ہے۔اس کا ظاہر خوشنما اور باطن تباہ کن ہے۔ یہ ایک مٹ جانے والا دھوکا، غروب ہوجانے والی روشنی، ڈھل جانے والا سایہ اور جھکا ہوا ستون ہے۔جب اس سے نفرت کرنے والا اس سے دل لگالیتا ہے اور اجنبی اس سے مطمئن ہوجاتا ہے تو یہ اپنے پیروں کو اُٹھا کر زمین پر دے مارتی ہے اور اپنے جال میں پھانس لیتی ہے اور اپنے تیروں کا نشانہ بنا لیتی ہے اور اس کے گلے میں موت کا پھندا ڈال کر تنگ و تار قبر اور وحشت ناک منزل تک لے جاتی ہے کہ جہاں سے وہ اپنا ٹھکانا (جنت یا دوزخ) دیکھ لے اور اپنے کئے کا نتیجہ پالے۔ بعد میں آنے والوں کی حالت بھی اگلوں کی سی ہے۔نہ موت کا نٹ چھانٹ سے منہ موڑتی ہے اور نہ باقی رہنے والے گناہ سے باز آتے ہیں۔ باہم ایک دوسرے کے طور طریقوں کی پیروی کرتے ہیں اور یکے بعد دیگرے منزلِ منتہا و مقامِ فنا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

یہاں تک کہ جب تمام معاملات ختم ہوجائیں گے اور دنیا کی عمر تمام ہوجائے گی اور قیامت کا ہنگام آجائے گا تو اللہ سب کو قبر کے گوشوں[۲]، پرندوں کے گھونسلوں، درندوں کے بھٹوں اور ہلاکت گاہوں سے نکالے گا، گروہ در گروہ، صامت و ساکت، ایستادہ و صف بستہ امرِ الٰہی کی طرف بڑھتے ہوئے اور اپنی جائے بازگشت کی جانب دوڑتے ہوئے، نگاہِ قدرت ان پر حاوی اور پکارنے والے کی آواز ان سب کے کان میں آتی ہوئی ہوگی۔ وہ ضعف و بے چارگی کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور عجز و بے کسی کی وجہ سے ذلت ان پر چھائی ہوئی ہوگی، حیلے اور ترکیبیں غائب اور امیدیں منقطع ہوچکی ہوں گی، دل مایوسانہ خاموشیوں کے ساتھ بیٹھتے ہوں گے، آوازیں دَب کر خاموش ہوجائینگی، پسینہ منہ میں پھندا ڈال دے گا، وحشت

https://www.afkareislami.com

وَ اُرْعِدَتِ الْاَسْمَاعُ لِزَبْرَةِ الدَّاعِیْ اِلٰی فَصْلِ الْخِطَابِ، وَ مُقَایَضَةِ الْجَزَآءِ، وَ نَکَالِ الْعِقَابِ، وَ نَوَالِ الثَّوَابِ.

بڑھ جائے گی اور جب انہیں آخری فیصلہ سنانے، عملوں کا معاوضہ دینے اور عذاب وعقوبت اور اجر وثواب کیلئے بُلایا جائے گا تو پکارنے والے کی گرجدار آواز سے کان لرز اٹھیں گے۔

عِبَادٌ مَّخْلُوْقُوْنَ اقْتِدَارًا، وَ مَرْبُوْبُوْنَ اقْتِسَارًا، وَ مَقْبُوْضُوْنَ احْتِضَارًا، وَ مُضَمَّنُوْنَ اَجْدَاثًا، وَ کَآئِنُوْنَ رُفَاتًا، وَ مَبْعُوْثُوْنَ اَفْرَادًا، وَ مَدِیْنُوْنَ جَزَآءً، وَ مُمَیَّزُوْنَ حِسَابًا قَدْ اُمْهِلُوْا فِیْ طَلَبِ الْمَخْرَجِ، وَ هُدُوْا سَبِیْلَ الْمَنْهَجِ، وَ عُمِّرُوْا مَهَلَ الْمُسْتَعْتِبِ، وَ کُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرِّیَبِ، وَ خُلُّوْا لِمِضْمَارِ الْجِیَادِ، وَ رَوِیَّةِ الْاِرْتِیَادِ، وَ اَنَاةِ الْمُقْتَبِسِ الْمُرْتَادِ، فِیْ مُدَّةِ الْاَجَلِ، وَ مُضْطَرَبِ الْمَهَلِ.

یہ بندے اس کے اقتدار کا ثبوت دینے کیلئے وجود میں آئے ہیں اور غلبہ وتسلط کے ساتھ ان کی تربیت ہوئی ہے۔ نزع کے وقت ان کی روحیں قبض کر لی جاتی ہیں اور قبروں میں رکھ دیئے جاتے ہیں، (جہاں) یہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور (پھر) قبروں سے اکیلے اٹھائے جائیں گے اور عملوں کے مطابق جزا پائیں گے اور سب کو الگ الگ حساب دینا ہوگا۔ انہیں دنیا میں رہتے ہوئے گلوخلاصی کا موقع دیا گیا تھا اور سیدھا راستہ بھی دکھایا جا چکا تھا اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مہلت بھی دی گئی تھی، شک وشبہات کی تاریکیاں ان سے دُور کر دی گئی تھیں اور اس مدتِ حیات وآماجگاہ عمل میں انہیں کھلا چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ آخرت میں دوڑ لگانے کی تیاری اور سوچ بچار سے مقصد کی تلاش کر لیں اور اتنی مہلت پائیں جتنی فوائد کے حاصل کرنے اور اپنی آئندہ منزل کا سامان کرنے کیلئے ضروری ہے۔

فَیَالَهَا اَمْثَالًا صَآئِبَةً، وَ مَوَاعِظَ شَافِیَةً، لَوْ صَادَفَتْ قُلُوْبًا زَاکِیَةً، وَ اَسْمَاعًا وَّاعِیَةً، وَ اَرْآءً عَازِمَةً، وَ اَلْبَابًا حَازِمَةً!.

یہ کتنی ہی صحیح مثالیں اور شفا بخش نصیحتیں ہیں، بشرطیکہ انہیں پاکیزہ دل اور سننے والے کان اور مضبوط رائیں اور ہوشیار عقلیں نصیب ہوں۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ تَقِیَّةَ مَنْ سَمِعَ فَخَشَعَ، وَ اقْتَرَفَ فَاعْتَرَفَ، وَ وَجِلَ فَعَمِلَ، وَ حَاذَرَ فَبَادَرَ، وَ اَیْقَنَ فَاَحْسَنَ، وَ عُبِّرَ فَاعْتَبَرَ، وَ حُذِّرَ فَازْدَجَرَ، وَ اَجَابَ فَاَنَابَ، وَ رَجَعَ فَتَابَ،

اللہ سے ڈرو! اس شخص کے مانند جس نے نصیحت کی باتوں کو سُنا تو جھک گیا، گناہ کیا تو اس کا اعتراف کیا، ڈرا تو عمل کیا، خوف کیا تو نیکیوں کی طرف بڑھا، قیامت کا یقین کیا تو اچھے اعمال بجالایا، عبرتیں دلائی گئیں تو اس نے عبرت حاصل کی اور خوف دلایا گیا تو بُرائیوں سے رُک گیا اور (اللہ کی پکار پر) لبیک کہی تو پھر اس کی طرف رخ موڑ لیا اور

https://www.afkareislami.com

وَ اقْتَدٰى فَاحْتَذٰى، وَ اُرِیَ فَرَاٰی، فَاَسْرَعَ طَالِبًا، وَ نَجَا هَارِبًا، فَاَفَادَ ذَخِیْرَةً، وَ اَطَابَ سَرِیْرَةً، وَ عَمَّرَ مَعَادًا، وَ اسْتَظْهَرَ زَادًا لِّیَوْمِ رَحِیْلِهٖ وَ وَجْهِ سَبِیْلِهٖ، وَ حَالِ حَاجَتِهٖ، وَ مَوْطِنِ فَاقَتِهٖ، وَ قَدَّمَ اَمَامَهٗ لِدَارِ مُقَامِهٖ.

اس کی طرف توبہ وانابت کے ساتھ متوجہ ہوا، (اگلوں کی) پوری پوری پیروی کی اور حق کے دکھائے جانے پر اسے دیکھ لیا۔ ایسا شخص طلبِ حق کیلئے سرگرمِ عمل رہا اور (دنیا کے بندھنوں سے) چھوٹ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے لئے ذخیرہ فراہم کیا اور باطن کو پاک وصاف رکھا اور آخرت کا گھر آباد کرلیا۔ سفرِ آخرت اور اس کی راہ نوردی کیلئے اور احتیاج کے مواقع اور فقر وفاقہ کے مقامات کے پیشِ نظر اس نے زاد اپنے ہمراہ بار کرلیا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ! جِهَةَ مَا خَلَقَكُمْ لَهٗ، وَ احْذَرُوْا مِنْهُ كُنْهَ مَا حَذَّرَكُمْ مِنْ نَّفْسِهٖ، وَ اسْتَحِقُّوْا مِنْهُ مَآ اَعَدَّ لَكُمْ بِالتَّنَجُّزِ لِصِدْقِ مِیْعَادِهٖ، وَ الْحَذَرِ مِنْ هَوْلِ مَعَادِهٖ.

اللہ کے بندو! اپنے پیدا ہونے کی غرض وغایت کے پیشِ نظر اس سے ڈرتے رہو اور جس حد تک اس نے تمہیں ڈرایا ہے اس حد تک اس سے خوف کھاتے رہو اور اس سے اس کے سچے وعدے کا ایفاء چاہتے ہوئے اور ہولِ قیامت سے ڈرتے ہوئے ان چیزوں کا استحقاق پیدا کرو جو اس نے تمہارے لئے مہیا کر رکھی ہیں۔

[مِنْهَا]

[اسی خطبہ میں یہ بھی الفاظ ہیں]

جَعَلَ لَكُمْ اَسْمَاعًا لِّتَعِیَ مَا عَنَاهَا، وَ اَبْصَارًا لِّتَجْلُوَ عَنْ عَشَاهَا، وَ اَشْلَآءً جَامِعَةً لِّاَعْضَآئِهَا، مُلَآئِمَةً لِاَحْنَآئِهَا فِیْ تَرْكِیْبِ صُوَرِهَا، وَ مُدَدِ عُمُرِهَا، بِاَبْدَانٍ قَآئِمَةٍ بِاَرْفَاقِهَا، وَ قُلُوْبٍ رَآئِدَةٍ لِّاَرْزَاقِهَا، فِیْ مُجَلِّلَاتِ نِعَمِهٖ، وَ مُوْجِبَاتِ مِنَنِهٖ، وَ حَوَاجِزِ عَافِیَتِهٖ.

اس نے تمہارے لئے کان بنائے تاکہ ضروری اور اہم چیزوں کو سن کر محفوظ رکھیں اور اس نے تمہیں آنکھیں دی ہیں تاکہ وہ کوری و بے بصری سے نکل کر روشن وضیاء بار ہوں اور جسم کے مختلف حصے جن میں سے ہر ایک میں بہت سے اعضاء ہیں جن کے پیچ وخم ان کی مناسبت سے ہیں۔ اپنی صورتوں کی ترکیب اور عمر کی مدتوں کے تناسب کے ساتھ ساتھ ایسے بدنوں کے ساتھ جو اپنے ضروریات کو پورا کر رہے ہیں اور ایسے دلوں کے ساتھ ہیں جو اپنی غذائے روحانی کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ علاوہ دیگر بڑی نعمتوں اور احسان مند بنانے والی بخششوں اور سلامتی کے حصاروں کے۔

وَ قَدَّرَ لَكُمْ اَعْمَارًا سَتَرَهَا عَنْكُمْ،

اور اس نے تمہاری عمریں مقرر کردی ہیں جنہیں تم سے مخفی رکھا ہے

https://www.afkareislami.com

وَ خَلَّفَ لَكُمْ عِبَرًا مِّنْ اٰثَارِ الْمَاضِيْنَ قَبْلَكُمْ، مِنْ مُّسْتَمْتَعِ خَلَاقِهِمْ، وَ مُسْتَفْسَحِ خَنَاقِهِمْ. اَرْهَقَتْهُمُ الْمَنَايَا دُوْنَ الْاٰمَالِ، وَ شَذَّبَهُمْ عَنْهَا تَخَرُّمُ الْاٰجَالِ، لَمْ يَمْهَدُوْا فِيْ سَلَامَةِ الْاَبْدَانِ، وَ لَمْ يَعْتَبِرُوْا فِيْ اُنُفِ الْاَوَانِ.

اور گزشتہ لوگوں کے حالات و واقعات سے تمہارے لئے عبرت اندوزی کے مواقع باقی رکھ چھوڑے ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنے حظ ونصیب سے لذت اندوز تھے اور کھلے بندوں آزاد پھرتے تھے، کس طرح امیدوں کے برآنے سے پہلے موت نے انہیں جالیا اور عمر کے ہاتھ نے انہیں ان امیدوں سے دُور کر دیا۔ اس وقت انہوں نے کچھ سامان نہ کیا کہ جب بدن تندرست تھے اور اس وقت عبرت و نصیحت حاصل نہ کی کہ جب جوانی کا دَور تھا۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِيَ الْهَرَمِ؟ وَ اَهْلُ غَضَارَةِ الصِّحَّةِ اِلَّا نَوَازِلَ السَّقَمِ؟ وَ اَهْلُ مُدَّةِ الْبَقَآءِ اِلَّآ اٰوِنَةَ الْفَنَآءِ؟ مَعَ قُرْبِ الزِّيَالِ، وَ اُزُوْفِ الْاِنْتِقَالِ، وَ عَلَزِ الْقَلَقِ، وَ اَلَمِ الْمَضَضِ، وَ غُصَصِ الْجَرَضِ، وَ تَلَفُّتِ الْاِسْتِغَاثَةِ بِنُصْرَةِ الْحَفَدَةِ وَ الْاَقْرِبَآءِ، وَ الْاَعِزَّةِ وَ الْقُرَنَآءِ! فَهَلْ دَفَعَتِ الْاَقَارِبُ، اَوْ نَفَعَتِ النَّوَاحِبُ؟

کیا یہ بھرپور جوانی والے، کمر جھکا دینے والے بڑھاپے کے منتظر ہیں اور صحت کی تروتازگی والے ٹوٹ پڑنے والی بیماریوں کے انتظار میں ہیں اور یہ زندگی والے فنا کی گھڑیاں دیکھ رہے ہیں؟ جب چل چلاؤ کا ہنگام نزدیک اور کوچ قریب ہوگا اور (بستر مرگ پر) قلق و اضطراب کی بے قراریاں اور سوز وتپش کی بے چینیاں اور لعاب دہن کے پھندے ہوں گے اور عزیز و اقارب اور اولاد و احباب سے مدد کیلئے فریاد کرتے ہوئے ادھر ادھر کروٹیں بدلنے کا وقت آ گیا ہوگا تو کیا قریبیوں نے موت کو روک لیا، یا رونے والیوں کے (رونے نے) کچھ فائدہ پہنچایا۔

وَ قَدْ غُوْدِرَ فِيْ مَحَلَّةِ الْاَمْوَاتِ رَهِيْنًا، وَ فِيْ ضِيْقِ الْمَضْجَعِ وَحِيْدًا، قَدْ هَتَكَتِ الْهَوَامُّ جِلْدَتَهٗ، وَ اَبْلَتِ النَّوَاهِكُ جِدَّتَهٗ، وَ عَفَتِ الْعَوَاصِفُ اٰثَارَهٗ، وَ مَحَا الْحَدَثَانُ مَعَالِمَهٗ، وَ صَارَتِ الْاَجْسَادُ شَحِبَةً بَعْدَ بَضَّتِهَا، وَ الْعِظَامُ نَخِرَةً بَعْدَ قُوَّتِهَا، وَ الْاَرْوَاحُ مُرْتَهَنَةً بِثِقَلِ اَعْبَآئِهَا، مُوْقِنَةً

اسے تو قبرستان میں قبر کے ایک تنگ گوشے کے اندر جکڑ باندھ کر اکیلا چھوڑ دیا گیا ہے، سانپ اور بچھوؤں نے اس کی جلد کو چھلنی کر دیا ہے اور (وہاں کی) پامالیوں نے اس کی تروتازگی کو فنا کر دیا ہے، آندھیوں نے اس کے آثار مٹا ڈالے اور حادثات نے اس کے نشانات تک محو کر دیئے۔ تروتازہ جسم لاغر و پژمردہ ہو گئے، ہڈیاں گل سڑ گئیں اور رُوحیں (گناہ کے) بار گراں کے نیچے دبی پڑی ہیں اور غیب کی خبروں پر یقین کر چکی ہیں، لیکن ان کیلئے اب

https://www.afkareislami.com

بِغَيْبِ اَنْبَآئِهَا، لَا تُسْتَزَادُ مِنْ صَالِحِ عَمَلِهَا، وَ لَا تُسْتَعْتَبُ مِنْ سَيِّئِ زَلَلِهَا!.

اَوَ لَسْتُمْ اَبْنَآءَ الْقَوْمِ وَ الْاٰبَآءَ، وَ اِخْوَانَهُمْ وَالْاَقْرِبَآءَ؟ تَحْتَذُوْنَ اَمْثِلَتَهُمْ، وَ تَرْكَبُوْنَ قِدَّتَهُمْ، وَ تَطَؤُوْنَ جَادَّتَهُمْ؟! فَالْقُلُوْبُ قَاسِيَةٌ عَنْ حَظِّهَا، لَاهِيَةٌ عَنْ رُشْدِهَا، سَالِكَةٌ فِيْ غَيْرِ مِضْمَارِهَا! كَاَنَّ الْمَعْنِيَّ سِوَاهَا، وَ كَاَنَّ الرُّشْدَ فِيْ اِحْرَازِ دُنْيَاهَا.

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ مَجَازَكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ وَ مَزَالِقِ دَحْضِهٖ، وَ اَهَاوِيْلِ زَلَلِهٖ، وَ تَارَاتِ اَهْوَالِهٖ.

فَاتَّقُوا اللّٰهَ تَقِيَّةَ ذِيْ لُبٍّ شَغَلَ التَّفَكُّرُ قَلْبَهٗ، وَ اَنْصَبَ الْخَوْفُ بَدَنَهٗ، وَ اَسْهَرَ التَّهَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهٖ، وَ اَظْمَاَ الرَّجَآءُ هَوَاجِرَ يَوْمِهٖ، وَ ظَلَفَ الزُّهْدُ شَهَوَاتِهٖ، وَ اَوْجَفَ الذِّكْرُ بِلِسَانِهٖ، وَ قَدَّمَ الْخَوْفَ لِاَمَانِهٖ، وَ تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَّضَحِ السَّبِيْلِ، وَ سَلَكَ اَقْصَدَ الْمَسَالِكِ اِلَى النَّهْجِ الْمَطْلُوْبِ، وَ لَمْ تَفْتِلْهُ فَاتِلَاتُ الْغُرُوْرِ، وَ لَمْ تَعْمَ عَلَيْهِ مُشْتَبِهَاتُ الْاُمُوْرِ، ظَافِرًا بِفَرْحَةِ الْبُشْرٰى، وَ رَاحَةِ النُّعْمٰى،

نہ اچھے عملوں میں اضافہ کی کوئی صورت اور نہ بداعمالیوں سے توبہ کی کچھ گنجائش ہے۔

کیا تم انہی مر چکنے والوں کے بیٹے، باپ، بھائی اور قریبی نہیں ہو؟ آخر تمہیں بھی تو ہُو بہو انہی کے سے حالات کا سامنا کرنا اور انہی کی راہ پر چلنا ہے اور انہی کی شاہراہ پر گزرنا ہے۔ مگر دل اب بھی حظ وسعادت سے بے رغبت اور ہدایت سے بے پروا ہیں اور غلط میدان میں جا رہے ہیں۔ گویا ان کے علاوہ کوئی اور مراد ومخاطب ہے اور گویا ان کیلئے دنیا سمیٹ لینا ہی صحیح راستہ ہے۔

یادرکھو کہ تمہیں گزرنا ہے صراط پر اور وہاں کی ایسی جگہوں پر جہاں قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں اور پیر پھسل جاتے ہیں اور قدم قدم پر خوف ودہشت کے خطرات ہیں۔

اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح وہ مردِ زیرک ودانا ڈرتا ہے کہ جس کے دل کو (عقبیٰ کی) سوچ بچار نے اور چیزوں سے غافل کر دیا ہو اور خوف نے اس کے بدن کو تعب وکلفت میں ڈال دیا ہو اور نمازِ شب نے اس کی تھوڑی بہت نیند کو بھی بیداری سے بدل دیا ہو اور امید ثواب میں اس کے دن کی تپتی ہوئی دوپہریں پیاس میں گزرتی ہوں اور زہد وورع نے اس کی خواہشوں کو روک دیا ہو اور ذکرِ الٰہی سے اس کی زبان ہر وقت حرکت میں ہو، خطروں کے آنے سے پہلے اس نے خوف کھایا ہو اور کٹی پھٹی راہوں سے بچتا ہوا سیدھی راہ پر ہولیا ہو اور راہِ مقصود پر آنے کیلئے سیدھا راستہ اختیار کیا ہو، نہ خوش فریبیوں نے اس میں پیچ وتاب پیدا کیا ہو اور نہ مشتبہ باتوں نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ہو، بشارت کی خوشیوں اور نعمت کی آسائشوں کو پا کر میٹھی نیند

https://www.afkareislami.com

فِيْ اَنْعَمِ نَوْمِهٖ، وَ اٰمَنِ يَوْمِهٖ.
قَدْ عَبَرَ مَعْبَرَ الْعَاجِلَةِ حَمِيْدًا،
وَ قَدَّمَ زَادَ الْاٰجِلَةِ سَعِيْدًا،
وَ بَادَرَ مِنْ وَّجَلٍ، وَ اَكْمَشَ فِيْ مَهَلٍ،
وَ رَغِبَ فِيْ طَلَبٍ، وَ ذَهَبَ عَنْ هَرَبٍ،
وَ رَاقَبَ فِيْ يَوْمِهٖ غَدَهٗ، وَ نَظَرَ قُدُمًا اَمَامَهٗ.

سوتا ہے اور امن چین سے دن گزارتا ہے، وہ دنیا کی عبور گاہ سے قابلِ تعریف سیرت کے ساتھ گزر گیا اور آخرت کی منزل پر سعادتوں کے ساتھ پہنچا، (وہاں کے) خطروں کے پیش نظر اس نے نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا اور اچھائیوں کیلئے اس وقفہ حیات میں تیز گام چلا، طلبِ آخرت میں دلجمعی و رغبت سے بڑھتا گیا اور برائیوں سے بھاگتا رہا اور آج کے دن کل کا خیال رکھا اور پہلے سے اپنے آگے کی ضرورتوں پر نظر رکھی۔

فَكَفٰى بِالْجَنَّةِ ثَوَابًا وَّ نَوَالًا، وَ كَفٰى بِالنَّارِ عِقَابًا وَّ وَبَالًا! وَ كَفٰى بِاللّٰهِ مُنْتَقِمًا وَّ نَصِيْرًا! وَ كَفٰى بِالْكِتَابِ حَجِيْجًا وَّ خَصِيْمًا!.

بخشش وعطا کیلئے جنت اور عقاب وعذاب کیلئے دوزخ سے بڑھ کر کیا ہوگا اور انتقام لینے اور مدد کرنے کیلئے اللہ سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے؟ اور سند و حجت بن کر اپنے خلاف سامنے آنے کیلئے قرآن سے بڑھ کر کیا ہے؟

اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ اَعْذَرَ بِمَآ اَنْذَرَ، وَ احْتَجَّ بِمَا نَهَجَ، وَ حَذَّرَكُمْ عَدُوًّا تَفَذَ فِي الصُّدُوْرِ خَفِيًّا، وَ نَفَثَ فِي الْاٰذَانِ نَجِيًّا، فَاَضَلَّ وَ اَرْدٰى، وَ وَعَدَ فَمَنّٰى، وَ زَيَّنَ سَيِّئَاتِ الْجَرَآئِمِ، وَ هَوَّنَ مُوْبِقَاتِ الْعَظَآئِمِ، حَتّٰٓى اِذَا اسْتَدْرَجَ قَرِيْنَتَهٗ، وَ اسْتَغْلَقَ رَهِيْنَتَهٗ، اَنْكَرَ مَا زَيَّنَ، وَ اسْتَعْظَمَ مَا هَوَّنَ، وَ حَذَّرَ مَآ اَمَّنَ.

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے ڈرانے والی چیزوں کے ذریعے عذر تراشی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی اور سیدھی راہ دکھا کر حجت تمام کردی ہے اور تمہیں اُس دشمن سے ہوشیار کر دیا ہے جو چپکے سے سینوں میں نفوذ کر جاتا ہے اور کانا پھوسی کرتے ہوئے کانوں میں پھونک دیتا ہے۔ چنانچہ وہ گمراہ کر کے تباہ و برباد کر دیتا ہے اور وعدے کر کے طفل تسلیوں سے ڈھارس بندھائے رکھتا ہے۔ (پہلے تو) بڑے سے بڑے جرموں کو سنوار کر سامنے لاتا ہے اور بڑے بڑے مہلک گناہوں کو ہلکا اور سبک کر کے دکھاتا ہے اور جب بہکائے ہوئے نفس کو گمراہی کے ڈھرے پر لگا دیتا ہے اور اسے اپنے پھندوں میں اچھی طرح جکڑ لیتا ہے تو جسے سجایا تھا اُس کو برا کہنے لگتا ہے اور جسے ہلکا اور سبک دکھایا تھا اس کی گراں باری و اہمیت بتاتا ہے اور جس سے مطمئن اور بے خوف کیا تھا اس سے ڈرانے لگتا ہے۔

https://www.afkareislami.com

[وَ مِنْهَا: فِيْ صِفَةِ خَلْقِ الْإِنْسَانِ]

اَمْ هٰذَا الَّذِيْ اَنْشَاَهُ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْحَامِ، وَ شُغُفِ الْاَسْتَارِ، نُطْفَةً دِهَاقًا، وَ عَلَقَةً مُّحَاقًا، وَ جَنِيْنًا وَّ رَاضِعًا، وَ وَلِيْدًا وَّ يَافِعًا. ثُمَّ مَنَحَهٗ قَلْبًا حَافِظًا، وَ لِسَانًا لَّافِظًا، وَ بَصَرًا لَّاحِظًا، لِيَفْهَمَ مُعْتَبِرًا، وَ يُقَصِّرَ مُزْدَجِرًا.

[اسی خطبے کا ایک جزیہ ہے کہ جس میں انسان کی پیدائش کا بیان ہے]

یا پھر اسے دیکھو جسے (اللہ نے) ماں کے پیٹ کی اندھیاریوں اور پردے کی اندرونی تہوں میں بنایا، جو ایک (جراثیم حیات) سے چھلکتا ہوا نطفہ اور بے شکل وصورت کا منجمد خون تھا، (پھر انسانی خط وخال کے سانچے میں ڈھل کر) جنین بنا اور (پھر) طفل شیر خوار اور (پھر حدِ رضاعت سے نکل کر) طفل (نوخیز) اور (پھر) پورا پورا جوان ہوا۔ (پھر) اللہ نے اسے نگہداشت کرنیوالا دل اور بولنے والی زبان اور دیکھنے والی آنکھیں دیں تا کہ عبرت حاصل کرتے ہوئے کچھ سمجھے بوجھے اور نصیحت کا اثر لیتے ہوئے برائیوں سے باز رہے۔

حَتّٰى اِذَا قَامَ اعْتِدَالُهٗ، وَ اسْتَوٰى مِثَالُهٗ، نَفَرَ مُسْتَكْبِرًا، وَ خَبَطَ سَادِرًا، مَاتِحًا فِيْ غَرْبِ هَوَاهُ، كَادِحًا سَعْيًا لِّدُنْيَاهُ، فِيْ لَذَّاتِ طَرَبِهٖ، وَ بَدَوَاتِ اَرَبِهٖ، لَا يَحْتَسِبُ رَزِيَّةً، وَ لَا يَخْشَعُ تَقِيَّةً، فَمَاتَ فِيْ فِتْنَتِهٖ غَرِيْرًا، وَ عَاشَ فِيْ هَفْوَتِهٖ يَسِيْرًا، لَمْ يُفِدْ عِوَضًا، وَ لَمْ يَقْضِ مُفْتَرَضًا.

مگر ہوا یہ کہ جب اس (کے اعضاء) میں توازن واعتدال پیدا ہو گیا اور اس کا قدوقامت اپنی بلندی پر پہنچ گیا تو غرور وسرمستی میں آ کر (ہدایت سے) بھڑک اٹھا اور اندھا دھند بھٹکنے لگا۔ اس طرح کہ رندی وہوسنا کی کے ڈول بھر بھر کے کھینچ رہا تھا اور نشاط وطرب کی کیفیتوں اور ہوس بازی کی تمناؤں کو پورا کرنے میں جان کھپائے ہوئے تھا۔ نہ کسی مصیبت کو خاطر میں لاتا تھا، نہ کسی ڈر اندیشے کا اثر لیتا تھا۔ آخر انہی شوریدگیوں میں غافل و مدہوش حالت میں مر گیا اور جو تھوڑی بہت زندگی تھی اسے بیہودگیوں میں گزار گیا۔ نہ ثواب کمایا نہ کوئی فریضہ پورا کیا۔

دَهِمَتْهُ فَجَعَاتُ الْمَنِيَّةِ فِيْ غُبَّرِ جِمَاحِهٖ، وَ سَنَنِ مِرَاحِهٖ، فَظَلَّ سَادِرًا، وَ بَاتَ سَاهِرًا، فِيْ غَمَرَاتِ الْاٰلَامِ وَ طَوَارِقِ الْاَوْجَاعِ وَ الْاَسْقَامِ، بَيْنَ اَخٍ شَقِيْقٍ، وَ وَالِدٍ شَفِيْقٍ، وَ دَاعِيَةٍ بِالْوَيْلِ جَزَعًا، وَ لَادِمَةٍ لِّلصَّدْرِ

ابھی وہ باقی ماندہ سرکشیوں کی راہ ہی میں تھا کہ موت لانے والی بیماریاں اس پوٹوٹ پڑیں کہ وہ بھونچکا سا ہو کر رہ گیا اور اس نے رات اندوہ ومصیبت کی کلفتوں اور درد وآلام کی سختیوں میں جاگتے ہوئے اس طرح گزار دی کہ وہ حقیقی بھائی، مہربان باپ، بے چینی سے فریاد کرنے والی ماں اور بے قراری سے سینہ کوٹنے والی بہن کے سامنے

https://www.afkareislami.com

قَلَقًا. وَ الْمَرْءُ فِيْ سَكْرَةٍ مُّلْهِيَةٍ، وَ غَمْرَةٍ كَارِثَةٍ، وَ اَنَّةٍ مُّوْجِعَةٍ، وَ جَذْبَةٍ مُّكْرِبَةٍ وَّ سَوْقَةٍ مُّتْعِبَةٍ.

سکرات کی مدہوشیوں اور سخت بدحواسیوں اور درد ناک چیخوں اور سانس اُکھڑنے کی بے چینیوں اور نزع کی درماندہ کر دینے والی شدتوں میں پڑا ہوا تھا۔

ثُمَّ اُدْرِجَ فِيْ اَكْفَانِهٖ مُبْلِسًا، وَ جُذِبَ مُنْقَادًا سَلِسًا، ثُمَّ اُلْقِيَ عَلَى الْاَعْوَادِ رَجِيْعَ وَصَبٍ، وَ نِضْوَ سَقَمٍ، تَحْمِلُهٗ حَفَدَةُ الْوِلْدَانِ، وَ حَشَدَةُ الْاِخْوَانِ، اِلٰى دَارِ غُرْبَتِهٖ، وَ مُنْقَطَعِ زَوْرَتِهٖ.

پھر اسے کفن میں نامرادی کے عالم میں لپیٹ دیا گیا اور وہ بڑے چپکے سے بلا مزاحمت دوسروں کی نقل و حرکت کا پابند رہا۔ پھر اسے تختے پر ڈالا گیا، اس عالم میں کہ وہ محنت و مشقت سے خستہ حال اور بیماریوں کے سبب سے نڈھال ہو چکا تھا۔ اسے سہارا دینے والے نوجوانوں اور تعاون کرنے والے بھائیوں نے کاندھا دے کر پردیس کے گھر تک پہنچا دیا کہ جہاں میل ملاقات کے سارے سلسلے ٹوٹ جاتے ہیں۔

حَتّٰٓى اِذَا انْصَرَفَ الْمُشَيِّعُ، وَ رَجَعَ الْمُتَفَجِّعُ اُقْعِدَ فِيْ حُفْرَتِهٖ نَجِيًّا، لِبَهْتَةِ السُّؤَالِ، وَ عَثْرَةِ الْاِمْتِحَانِ. وَ اَعْظَمُ مَا هُنَالِكَ بَلِيَّةً نُّزُوْلُ الْحَمِيْمِ، وَ تَصْلِيَةُ الْجَحِيْمِ، وَ فَوْرَاتُ السَّعِيْرِ، وَ سَوْرَاتُ الزَّفِيْرِ، لَا فَتْرَةٌ مُّرِيْحَةٌ، وَ لَا دَعَةٌ مُّزِيْحَةٌ، وَ لَا قُوَّةٌ حَاجِزَةٌ، وَ لَا مَوْتَةٌ نَّاجِزَةٌ، وَ لَا سِنَةٌ مُّسَلِّيَةٌ، بَيْنَ اَطْوَارِ الْمَوْتَاتِ، وَ عَذَابِ السَّاعَاتِ! اِنَّا بِاللّٰهِ عَآئِذُوْنَ!.

اور جب مشایعت کرنے والے اور مصیبت زدہ (عزیز و اقارب) پلٹ آئے تو اُسے قبر کے گڑھے میں اٹھا کر بٹھا دیا گیا۔ فرشتوں کے سوال و جواب کے واسطے سوال کی دہشتوں اور امتحان کی ٹھوکریں کھانے کیلئے اور پھر وہاں کی سب سے بڑی آفت کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی اور جہنم میں داخل ہونا ہے اور دوزخ کی لپٹیں اور بھڑکتے ہوئے شعلوں کی تیزیاں ہیں۔ نہ اس میں راحت کیلئے کوئی وقفہ ہے اور نہ سکون و راحت کیلئے کچھ دیر کیلئے بچاؤ ہے، نہ روکنے والی کوئی قوت ہے اور نہ اب سکون دینے والی موت، نہ تکلیف کو بھلا دینے کیلئے نیند، بلکہ وہ ہر وقت قسم قسم کی موتوں اور گھڑی گھڑی کے (نت نئے) عذابوں میں ہوگا۔ ہم اللہ ہی سے پناہ کے خواستگار ہیں۔

عِبَادَ اللّٰهِ! اَيْنَ الَّذِيْنَ عُمِّرُوْا فَنَعِمُوْا، وَ عُلِّمُوْا فَفَهِمُوْا، وَ اُنْظِرُوْا فَلَهُوْا، وَ سَلِمُوْا فَنَسُوْا؟ اُمْهِلُوْا طَوِيْلًا،

اللہ کے بندو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں عمریں دی گئیں تو وہ نعمتوں سے بہرہ یاب ہوتے رہے اور انہیں بتایا گیا تو وہ سب کچھ سمجھ گئے اور وقت دیا گیا تو انہوں نے وقت غفلت میں گزار دیا اور صحیح و سالم رکھے گئے تو اس نعمت کو بھول گئے۔ انہیں لمبی مہلت دی گئی تھی، اچھی اچھی

https://www.afkareislami.com

وَ مُنِحُوْا جَمِيْلًا، وَ حُذِّرُوْا اَلِيْمًا، وَ وُعِدُوْا جَسِيْمًا! اِحْذَرُوا الذُّنُوْبَ الْمُوَرِّطَةَ، وَ الْعُيُوْبَ الْمُسْخِطَةَ.

اُولِي الْاَبْصَارِ وَ الْاَسْمَاعِ، وَ الْعَافِيَةِ وَ الْمَتَاعِ! هَلْ مِنْ مَّنَاصٍ اَوْ خَلَاصٍ، اَوْ مَعَاذٍ اَوْ مَلَاذٍ، اَوْ فِرَارٍ اَوْ مَحَارٍ! اَمْ لَا؟ ﴿فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۝﴾! اَمْ اَيْنَ تُصْرَفُوْنَ! اَمْ بِمَاذَا تَغْتَرُّوْنَ؟ وَ اِنَّمَا حَظُّ اَحَدِكُمْ مِنَ الْاَرْضِ، ذَاتِ الطُّوْلِ وَ الْعَرْضِ، قِيْدُ قِدِّهٖ، مُتَعَفِّرًا عَلٰى خَدِّهٖ!.

اَلْاٰنَ عِبَادَ اللّٰهِ! وَ الْخِنَاقُ مُهْمَلٌ، وَ الرُّوْحُ مُرْسَلٌ، فِيْ فَيْنَةِ الْاِرْشَادِ، وَ رَاحَةِ الْاَجْسَادِ، وَ بَاحَةِ الْاِحْتِشَادِ، وَ مَهَلِ الْبَقِيَّةِ، وَ اُنُفِ الْمَشِيَّةِ، وَ اِنْظَارِ التَّوْبَةِ، وَ انْفِسَاحِ الْحَوْبَةِ قَبْلَ الضَّنْكِ وَ الْمَضِيْقِ، وَ الرَّوْعِ وَ الزُّهُوْقِ، وَ قَبْلَ قُدُوْمِ الْغَآئِبِ الْمُنْتَظَرِ، وَ اِخْذَةِ الْعَزِيْزِ الْمُقْتَدِرِ.

وَ فِي الْخَبَرِ: اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَطَبَ بِهٰذِهِ الْخُطْبَةِ اقْشَعَرَّتْ لَهَا الْجُلُوْدُ، وَ بَكَتِ الْعُيُوْنُ، وَ رَجَفَتِ الْقُلُوْبُ. وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّسَمِّيْ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ: «الْغَرَّآءَ».

-----☆☆-----

چیزیں بھی انہیں بخشی گئی تھیں، دردناک عذاب سے انہیں ڈرایا بھی گیا تھا اور بڑی چیزوں کے ان سے وعدے بھی کئے گئے تھے۔ (تو اب تم ہی) ورطۂ ہلاکت میں ڈالنے والے گناہوں اور اللہ کو ناراض کرنے والی خطاؤں سے بچتے رہو۔

اے چشم وگوش رکھنے والو! اے صحت وثروت والو! کیا بچاؤ کی کوئی جگہ یا چھٹکارے کی کوئی گنجائش ہے؟ یا کوئی پناہ گاہ یا ٹھکانا ہے؟ بھاگ نکلنے کا موقع یا پھر دنیا میں پلٹ کر آنے کی کوئی صورت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر کہاں بھٹک رہے ہو؟ اور کدھر کا رخ کئے ہوئے ہو؟ یا کن چیزوں کے فریب میں آگئے ہو؟ حالانکہ اس لمبی چوڑی زمین میں سے تم میں سے ہر ایک کا حصہ اپنے قد بھر کا ٹکڑا ہی تو ہے کہ جس میں وہ مٹی سے اٹا ہوا رخسار کے بل پڑا ہوگا۔

یہ ابھی غنیمت ہے خدا کے بندو، جبکہ گردن میں پھندا نہیں پڑا ہوا ہے اور روح بھی آزاد ہے۔ ہدایت حاصل کرنے کی فرصت اور جسموں کی راحت اور مجلسوں کے اجتماع اور زندگی کی بقایا مہلت اور ازسرنو اختیار سے کام لینے کے مواقع اور توبہ کی گنجائش اور اطمینان کی حالت میں، قبل اس کے کہ تنگی وضیق میں پڑ جائے اور خوف واضمحلال اس پر چھا جائے اور قبل اس کے کہ موت آجائے اور قادر وغالب کی گرفت اسے جکڑ لے۔

سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: وارد ہوا ہے کہ جب حضرتؑ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا تو بدن لرزنے لگے، رونگٹے کھڑے ہو گئے، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اُٹھے۔ بعض لوگ اس خطبہ کو "خطبۂ غراء" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

--☆☆--

https://www.afkareislami.com

۱۔ خداوندعالم نے ہر جاندار کو قدرتی لباس سے آراستہ کیا ہے جو سردی اور گرمی میں اس کیلئے بچاؤ کا ذریعہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کو پَروں میں ڈھانپ رکھا ہے اور کسی کو اونی لبادے اُڑھا دیئے ہیں، مگر انسانی شعور کی بلندی اور اس کی شرم وحیا کا جوہر دوسری مخلوقات سے امتیاز چاہتا ہے۔ لہٰذا اس کے امتیاز کو برقرار رکھنے کیلئے اسے تن پوشی کے طریقے بتائے گئے۔ اسی فطری تقاضے کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بدن سے لباس اتروالیا گیا تو انہوں نے جنت کے پتوں سے اپنی ستر پوشی کرلی جیسا کہ قدرت کا ارشاد ہے:

﴿فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ﴾

جب ان دونوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا تو اُن کے لباس اتر گئے اور بہشت کے پتوں کو جوڑ کر اپنے اوپر ڈھانپنے لگے۔[1]

یہ اس عتاب کا نتیجہ تھا جو ترکِ اَولیٰ کی وجہ سے ہوا تھا۔ تو جب لباس کا اُتروانا عتاب کا اظہار ہے تو اس کا پہنانا لطف واحسان ہوگا اور یہ چونکہ انسان کیلئے مخصوص ہے، اس لئے خصوصیت سے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۲۔ مقصد یہ ہے کہ خداوندِ عالم تمام مرنے والوں کو محشور کرے گا۔ خواہ وہ درندوں کا لقمہ اور گوشت خور پرندوں کی غذا بن کر ان کے جزوِ بدن ہو چکے ہوں۔ اس سے ان حکماء کی رد مقصود ہے کہ جو «اَلْمَعْدُوْمُ لَا يُعَادُ» (اعادہ معدوم محال ہے) کی بنا پر معادِ جسمانی کے قائل نہیں ہیں۔

ان کی اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز فنا ہو کر معدوم ہو جائے، وہ بعینہٖ دوبارہ پلٹ نہیں سکتی، لہٰذا کائنات کے مٹ جانے کے بعد کسی چیز کا دوبارہ پلٹ کر آنا ناممکن ہے، لیکن یہ عقیدہ درست نہیں۔ کیونکہ اجزاء کا منتشر و پاشاں ہو جانا ان کا نابود ہو جانا نہیں ہے کہ ان کے دوبارہ ترکیب پا کر یکجا ہونے کو "اعادہ معدوم" سے تعبیر کیا جائے، بلکہ متفرق و پراگندہ اجزاء کسی نہ کسی شکل وصورت میں موجود رہتے ہیں۔

البتہ اس سلسلہ میں یہ اعتراض کچھ وزن رکھتا ہے کہ جب ہر شخص کو بعینہٖ اپنے اجزاء کے ساتھ محشور ہونا ہے تو درصورتیکہ ایک انسان دوسرے انسان کو نگل چکا ہوگا اور ایک کے اجزائے بدن دوسرے کے اجزائے بدن بن چکے ہوں گے تو ان دونوں کو انہی کے اجزائے بدن کے ساتھ کیونکر پلٹانا ممکن ہوگا، جب کہ اس سے کھا جانے والے انسان کے اجزاء میں کمی کا رونما ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب متکلمین نے یہ دیا ہے کہ ہر بدن میں کچھ اجزاء اصلی ہوتے ہیں اور کچھ اجزاء غیر اصلی۔ اصلی اجزاء ابتدائے عمر سے آخر عمر تک قائم و برقرار رہتے ہیں اور ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا اور حشر و نشر کا تعلق انہی اصلی اجزاء سے ہے کہ جن کے پلٹا لینے سے کھا جانے والے انسان کے اجزاء میں کمی پیدا نہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

[1] سورۂ اعراف، آیت ۲۲۔